بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلسلۂ قادریہ ابوالعلائیہ چشتیہ جہانگیریہ شکوریہ ستاریہ محمودیہ خلیفہ نوری محفل فیض ستاری فیض دریا

ناریل باڑی قبرستان بمبئی نمبر ۱

نسخہ موسومہ بہ

اظہار خلافت الٰہی وبیعت نبوی وخلافت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اہلِ سنت

آستانہ ستاریہ

ماہِ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۳ھ

براۓ تبلیغ نورِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلم۔ اعلیٰ حضرت قبلہ وکعبہ مولانا و مرشدنا حاجی الحرمین الشریفین سید السادات حضرت پیر حاجی سید محمود شاہ قاضی (خلیفہ نوری) رئیس کٹھاؤ ضلع ستارہ سجادہ نشین شمس العارفین قمر الصابرین سلطان الاولیا مولانا و مرشدنا حضرت پیر مولانا شاہ عبد الستار صاحب قبلہ عرف حضرت منا میاں صاحب قبلہ قادری چشتی ابوالعلائی جہانگیری شکوری قدس اللہ سرہ العزیز درگاہ شریف واقع ناریل باڑی ٹانک بندر قبرستان بمبئی ۱

مطبوعہ مطبع کریمی بمبئی نمبر ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

افضل الذکر

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
کافی ہے ذکر رسول اللّٰہ

بےخوف چلا چل خوف نہ کر
تلوار تری ہے اِلَّا اللّٰہ

اس نام سے بڑھکر کوئی نہیں
ہو اہل فلک یا اہل زمیں

نبیوں کے لئے سرتاج یہی
پڑھتے ہیں یہی جبریل امیں

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
کافی ہے ذکر رسول اللّٰہ

صوفی کے لئے یہ ذکر جلی
عالم کے لئے یہ ذکر خفی

طالب کے لئے منزل ہے یہی
کیونکر نہ پڑھے وزات ولی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

کافی ہے ذکر رسول اللّٰہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَولٰینَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَولٰنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَصحَابِ سَیِّدِنَا وَمَولٰنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی سَیِّدِنَا الْغَوثِ الاَعظَم حضرت پیر دستگیر حضرت خواجہ غریب نواز وبارک وسلم

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خلافت

آغاز خلافتِ الٰھی حضرت آدمؑ سے حضرت آقائے نامدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک

آغاز میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ؕ اس پر فرشتے اس کے اعلیٰ سے اعلیٰ انعام پر اور اس کے ظاہری افعال پر نظر ڈال کر کہتے ہیں "مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ اور اپنی ذاتی حالت کو بایں الفاظ بتلاتے ہیں نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ تو اللہ تعالیٰ ان تمام الواب کے جواب باصواب کو ان لفظوں میں فرماتا ہے اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

آدم کو ملک کہتے تھے کیا خاک بنے گا ✽ سمجھے نہ تھے ہرگز کہ وہ ادراک بنیگا

غرض اللہ تعالےٰ نے ہی حضرت آدم علیہ السّلام کو خلعت خلافت سے مشرف فرمایا اور اور آدم کو ہی اشرف المخلوقات کا تمغہ پہنایا اور آدمؑ کے لئے حکم فرمایا وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا تو فرشتوں نے خلافت آدم کو مان لیا تو انکی بیعت کو یعنی تمام فرشتہ صفات حضرات نے ہی خلافت آدم کو مان لیا اور اسکا ادب کیا اور اُس سے نجات عقبیٰ کیلئے دین سیکھا اور آدم کا معتقد ہوا (سجدہ کے معنی ہی صوفیای کرام و پیران عظّام و فقرائے ذوالاحترام کے نزدیک بیعت یعنی مرید کرنا یا مرید ہونا ہیں) مگر ابلیس نے انکار کیا اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ اور نہ مان کر غرور کیا۔ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ وہ جب کافروں ہی سے تھا تو اس راہ سے کافروں میں ہی جا ملا اور آدم کی بیعت نہ کرکے طوق لعنت کا

گلے میں پہنا یعنی اللہ تعالیٰ نے نجات آدم کی اولاد کے لئے خلیفہ کی خلافت ماننا اور ان کی بیعت کرنا (مرید ہونا) اس کا نام سجدہ رکھا ہے جس کو مان کر بیعت کرتا ہے (یعنی مرید ہوتا ہے) وہ تو آدم علیہ السّلام کی اولاد مانا جاتا ہے۔ اور جو اس نعمت بیعت یعنی مرید ہونے سے انکار کرتا ہے وہ شیطان کی اولاد کہلاتا ہے یعنی منکران نعمت ہو کر لعنتی ہوتا ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اولاد آدم کے لئے خلیفۂ وقت کی بیعت فرض ہے اور اس فرض (یعنی مرید ہونے) سے جو منہ موڑتے ہیں وہ منکران نعمت ہو کے لعنتی ہوا کرتے ہیں۔ غرض سجدہ کے معنے بیعت یعنی مرید ہونے کے ہیں اسی لئے صوفیائے کرام اپنے حضرت پیر و مرشد کو خلیفۃ اللہ یعنی اللہ کا خلیفہ مانا کرتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اسکی بیعت یعنی مرید ہونا اولاد آدم پر فرض کرتا ہے جو اس خلیفہ کے خلاف کرتا ہے وہ لعنتی اور کافر ہوتا ہے۔

اس میں کچھ فرق نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو خلیفہ پہلے ہو کر آتا تھا اسکو خلافت اللہ ہی دیتا تھا اور خلافت کے اقسام اللہ تعالےٰ نے پانچ رکھے ہیں۔ چار قسموں کی خلافت کو تو اپنے ہاتھ رکھا اور پانچویں قسم کی خلافت کا اختیار آخری زمانہ میں آقائے نامدار حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا ہے۔

خلافت اربعہ کی تفصیل جن پر اللہ کا تصرف رہا

خلافت آدم کی نسبت اللہ تعالےٰ نے فرمایا یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ (ص ۲۶) یعنی اے داؤد ہم نے تجھے خلیفہ اپنا بنایا ہے جس سے معلوم ہوا کہ پہلے نبی بھی اللہ ہی نے بنایا تھا ویسا ہی خلیفہ بھی اللہ تعالیٰ ہی نے بنایا تھا۔

اس میں پہلے کبھی انسان کا کسی قسم کا بھی دخل نہ تھا۔ (۲) اسی طرح دوسرے قسم کی خلافت بھی پہلے اولاد آدم میں سے اللہ تعالیٰ ہی جس کو چاہے عنایت فرماتا تھا جس کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قرآن شریف میں عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّھْلِکَ عَدُوَّکُمْ وَیَسْتَخْلِفَکُمْ فِی الْاَرْضِ (پ۹ رکوع ۵) ترجمہ "قریب ہے تمہارا رب تمہارے دشمنوں کو مار کے تمہیں کو خلیفہ بنا دے" اس سے ثابت ہوا کہ اس دوسری قسم کا بھی خلیفہ پہلے خدا ہی بنایا کرتا تھا اور اس دوسری خلافت میں بھی انسان کا دخل کسی قسم کا نہ تھا (۳) اور تیسری خلافت کی نسبت بھی اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے۔

ثُمَّ جَعَلْنٰکُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ (سورہ یونس) جس کا یہ ترجمہ ہے "پھر اُن کے پیچھے ہم نے زمین میں تم لوگوں کو جانشین بنایا"۔ اور (۴) چوتھی خلافت کی شان میں یہ ارشاد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قرآن شریف میں وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ یعنی مسلمانوں تم میں سے ایسے مومنوں کو جو نیک کام کرتے ہیں ان کو پہلے جانشینوں کی طرح جانشین بنانے کا وعدہ اللہ تعالےٰ کرتا ہے اور یہ چاروں قسم کی خلافتیں قرآن شریف میں اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً میں ضم ہوتی یعنی شامل ہوتی چلی گئی ہیں اور ان خلافتوں کا رنگ حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام سے لے کے ہر ایک نبی سے چلتا ہوا حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین حبیب رب العالمین سید المرسلین آقائی نامدار حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک اور آپ سے حضرت ابوبکر الصدیق رضؓ کو اور آپ سے حضرت عمرؓ اور حضرت عمرؓ سے حضرت عثمانؓ کو پہنچا۔

خلافت کا پانچواں دور

اب یہاں سے خلافت کا پانچواں دور شروع ہوتا ہے یعنی بعد معراج شریف حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچواں خلافت کا دور شروع ہوا اور یہ پانچواں رنگ خلافت میں قیامت تک رہیگا اور کوئی زمانہ کبھی خلافت سے ہرگز ہرگز حاشا و کلاّ خالی نہیں رہیگا مگر اس میں جو بیعت یعنی مرید ہونیکا حکم فرض جیسا حضرت آدم علیہ السّلام سے جاری ہوا ہے ویسا ہی فرض بیعت (یعنی مرید ہونا) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک رہی اور ویسی ہی فرض بیعت اصحابِ ثلاثہ تک رہی یعنی حضرت صدیق اکبر، عمر فاروق اور حضرت عثمان رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین۔ اور آئندہ قیامت تک رہے گی۔ صرف معراج کے زمانہ سے خلافت کی کیفیت تبدیل ہوگئی چونکہ خلافت ثلاثہ و سابقہ کے نسبت تو خود حضرت آقائی نامدار حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ خود انتظام کرلیگا چونکہ پہلے خلافت کے تمام خلیفہ خلیفۃ اللہ اور نبی اللہ مانے گئے اور بعد خلافت کی حالت اسی لئے بدل گئی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گذرے ہوئے انبیا علیہم السّلام کے خلاف (یعنی جداگانہ طور پر) قرآن شریف میں رحمۃ للعالمین یعنی آنحضرت کے دست مبارک کو وقت بیعت یعنی مرید کرنے کے وقت اللہ تعالےٰ نے اپنا ہاتھ فرمایا تھا۔ یعنی اے حبیب میرے آپ کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے چونکہ آپ ہی کا نور باعث کون و مکاں ہوا تھا اور آپ کا نور ہی اللہ تعالےٰ کے نور سے جدا ہوکر دنیا اور دین بنا تھا یعنی آپ ہی کی شان وجود کون و مکان میں زبان حال سے یہ بیان فرماتی ہے

آپ اپنے دیکھنے کے واسطے ٭ آئینہ ہم کو بنایا یار نے

آپ جیسے شریعت کے خاتم ہوئے ہیں ویسے ہی نبوت اور خلافت کے بھی خاتم ہوئے ہیں یعنی پہلے اللہ تعالیٰ نے نبوت اور خلافت کو اپنے قبضۂ قدرت میں رکھا تھا مگر بوجہ خطاب خاتم النبیین و رحمۃ للعالمین نبوۃ کو ختم فرماکے وہ نبوت کا رنگ خلافت ہی میں بھر دیا اور علی الخصوص اسی رنگ کی خلافت کے عطیہ کے لیے حضور پر نور سرور دو عالم کو معراج

میں خلافت کا مختار بنادیا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ ہی نے آپ کو اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کی ہدایت سکھلا کے کلمہ میں عَبْدُہٗ جتلا کے عوام کی مماثلت میں لایا اور پھر جو وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ فرما کر بھی وہی مماثلت قائم رکھی۔ رحمۃ للعالمین کی شان کیسے ثابت ہو۔ رحمۃ للعالمین کی اصل علامت یہ ہی ہے کہ آپ کو معراج میں بلا کر آئندہ خلافت عطا فرمانیکا اختیار آپ ہی کو مرحمت فرمایا۔ بعد معراج کے آپ نے پہلی خلافتوں کو تو صحابین ثلاثہ تک بحال رکھا اور اس خلافت کے ماسوا پانچویں قسم کی خلافت کو جو معراج میں اللہ سے حاصل فرمائے تھے اسکو حضرت علی کرم کو میدان بطحا یعنی مدینہ منورہ کے میدان میں تمام لوگوں کے روبرو بخشا بعد حضرت عثمان رضی کے حضرت علی کرم پانچویں قسم کی خلافت کے وارث ہوئے جسکی وجہ سے صوفیائے عظام و فقرائی کرام نے آپ کی شان میں یہ پڑھنا شروع کر دیا۔

شاہِ مردان شیرِ یزداں قوت پروردگار ؎ لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار

اور آپ کے نزدیک ہی علم شریعت اور علم طریقت اور علم حقیقت و علم معرفت اور علم حکومت جمع ہو گئے تھے۔ ان پنج علوم اور اُن پنج خلافتوں کے معنوں بطور علم استعارات آپ کو پنجتنی کہنے کا طریقہ جاری ہوا۔ اور جو ان علموں سے اور آپ کی ہدایت بیعت خلافت کے (مرید ہونے) سے بری رہتے ہیں ان کو ارباب ظواہر کہنے کا رواج ہوا اور جو آپ کے ارشاد و ہدایات ظاہری و باطنی سے سرفراز ہوتے ہیں۔ اُن کو اصحاب باطن کہنے کا طریقہ مقرر پایا حضرت علی کرم اللہ وجہ سے خلافت پائے ہوئے اصحاب چار بزرگ ہوئے پہلے قاضی شریح جو حضرت علی کرم کے حیات ہی میں وفات پا چکے تھے دوسرے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ تیسرے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور چوتھے حضرت خواجہ حسن بصری ان چاروں نے خلافت، (خلافت بیعت نبوی) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حاصل کی تھی اور یہ چاروں بزرگ اصحاب باطن کہلاتے تھے ان اصحاب واقفان علوم باطنی کی نسبت ہی آقائی نامدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اَلعُلَمَاءُ اُمَّتِیْ اَفْضَلُ الْاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کے نام سے
یاد فرمایا ہے نہ کہ علمائے ظاہری کی نسبت رباعی

اوراق کے اُلٹانے کو سمجھے ہیں شریعت — معلوم نہیں رمز کو بھی انکی طریقت
نے معرفت حاصل نہ میسر ہے بصیرت — اربابِ ظواہر سے نہ کچھ پوچھو حقیقت

اس خلافت پنجم کا اجرا جدید طریقہ سے جیسا خلافت کو مجمع عام میں آقائے نامدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان بطحا میں عنایت فرمایا ہے ویسا ہی حضرت علی المرتضےٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے مجمع عوام الناس میں علیحدہ علیحدہ چاروں بزرگوں کو یعنی اپنے دو صاحبزادگان اور دو معتقدان کو خلافت عطا فرمایا ہے اور اس خلافت کے خلیفہ کا نام خلیفہ محمدی اور اس خلافت کے پہلے بیعت کا نام بیعت نبوی رکھا اور اسکے پہلے آدم علیہ السلام سے لیکے حضرت آقائی نامدار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک جو خلافت ہوتی گئی اس خلافت کے خلیفہ کا نام خلیفۃ اللہ اور خلافت کو خلافت الٰہی فرمایا کرتے تھے اور خلافت نبوی حضرت مولا علی کو حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملکر حضرت علی کرم اللہ وجہ سے دنیا میں جاری ہوئی اور چار خلیفہ آپ کے ہوئے پہلے قاضی شریح جو حضرت علی کے سامنے ہی وفات کر گئے تھے۔ دوسرے حضرت امام حسنؑ جنکو یزید کے بہکانے سے آپ کی بی بی نے ہی آپ کو زہر دیکے شہید کیا اور تیسرے حضرت امام حسین علیہ السلام جن کی شہادت مع ۷۲ رفقا یزید کے ہاتھوں ہوئی جن کی یادگار شہادت میں محرم کی پہلی سے دسویں تک مرثیہ خوانی اور قرآنخوانی ہوتی ہے جب یزید کو خلافت نبوت کا حال معلوم ہوا کہ جو بیعت نبوی حاصل کر کے خلیفۂ محمدی کہلاتا ہے اور مقبول خدا ہو کر ولی اللہ ہو جاتا ہے اور وہ خلیفہ جس کے لئے دعا یا بد دعا کرتا ہے تو خدائے تعالیٰ اسکی دعا یا بد دعا قبول فرماتا ہے تو ان تینوں خلفائ کا دشمن ہو گیا اور دنیوی حکومت حاصل کرنے کے لئے ان دینی حکومت کے تاجدارن

میں سے امام حسن اور امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو شہید کرا دیا اور خود تخت حکومت پر بیٹھکر لوگوں کو بیعت کے لئے دعوت دینے لگا لیکن چونکہ اس کو بیعت نبوی جو حضرت علی سے منتقل ہوکر حضرت امام حسینؑ تک پہنچی تھی حاصل نہیں تھی بیعت لینے کا حقدار نہیں تھا اور اسکی بیعت آئین محمدیؐ کی رو سے مردود و نامقبول تھی، دنیا کے طلبگاروں کے سوا کسی دیندار نے اسکی بیعت نہیں کی۔ جنہوں نے بیعت کی انکی بیعت نامقبول اور مردود تھی اس لئے کہ یزید کی بیعت کا سلسلہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچا۔ اسی قسم کی بیعت کو مشائخین عظام نامقبول اور مردود کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کو بیعت محمدیؐ کا سلسلہ چونکہ قیامت تک جاری رکھنا تھا حضرت خواجہ حسن بصریؓ کو یزید کی دست برد سے بچا لیا جن سے قانون مریدی اور طریق خلافت حضرت آقائی نامدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مشائخین میں اب تک بدستور چلا آرہا ہے اور بفضل تعالےٰ قیامت تک جاری اور ساری رہے گا۔ اس آئین وخصوصیت کو علم طریقت کہتے ہیں جسکو علم شریعت میں جیسی وسعت ہے اس سے زائد علم طریقت کی فضیلت ہے مگر یہ بھی یاد رکھنے کے قابل امر ہے کہ جس کے عمل شریعت میں بال برابر کوتاہی ہو تو اسکو علم طریقت میں بال برابر راستہ نہیں ملتا اور جس کے عمل طریقت میں بال برابر کوتاہی ہو تو اسکو علم حقیقت میں بال برابر راستہ نہیں ملتا اور جس کے عمل حقیقت میں بال برابر بھی کوتاہی ہو تو علم معرفت میں بال برابر راستہ اسکو نہیں ملتا۔ ان چاروں علم اور اُن عالموں کے اصولاتِ عمل بزرگان دین متین وکاملان علم الیقین ومتقدمین وفاضلین عین الیقین کے نزدیک طے شدہ ومقبول خدا ہیں جن کو بحر ذخار یعنی دریائے بے پایاں وناپیدا کنار کہنا چاہیئے۔ ان چاروں علم کے عامل کو اگر خلافت یا بیعت محمدی ہو تو ایسے شخص کو خلیفۂ اصحاب باطن تصور کیا جاتا ہے اور یزید پلید ان آئین طے فرمودہ فاضلین

متقدین کے ہی خلاف خود بخود بزور شمشیر بلا بیعت نبوی و بلا حصول خلافت محمدی خلیفہ ہوگیا تھا اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جو خلافت یافتہ حضرت علیؓ کے تھے مع بہتر رفقا بیعت کے نام سے (یعنی مرید ہونے کے نام سے) شامیوں سے خط لکھوا کر کوفے میں بلوایا اور شہید کرا دیا اور خود کو بزور شمشیر خلیفہ منوا لیا۔ اور دنیا دار ان ناہنجار اور دستر خوانی علمائے نابکار نے اسکی خلافت کو مان لیا اور جو دیندار تھے یعنی دین محمدی و آئین نبوی کے غمگسار تھے وہ یا تو اپنی اپنی تلواریں نیام میں کئے گھر میں چھپے پڑے رہے یا ساتھ ہو کر کربلا میں شہید ہو گئے۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ چوتھے خلیفہ محمدی جو حضرت علی کرم اللہ وجہ سے خلافت یافتہ تھے حضرت خواجہ حسن بصری تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو بچا دیا تھا اور چند روز کے لئے ان کو دیوانہ فرما دیا تھا جس سے وہ یزیدی حکومت کے ظلم سے بچ گئے چونکہ یزید کو اطمینان تھا کہ یہ دیوانہ ہے، آئین بیعت و طریق خلافت کو کیسے ادا کر سکیگا اور جب قوانین بیعت اور طریق خلافت ادا ہی نہ ہوں گے تو مقبولیت بھی نہ ہو گی۔ مگر یزیدی یہ نہ سمجھے تھے کہ یہ بھی خدا کی حکمت ہے یہ دیوانہ بھی ایک تخم شریعت، بیخ طریقت شجر حقیقت اور ثمر معرفت ہے جس کے کھانے سے آئندہ اُمت محمدی میں بے انتہا اہل باطن (یعنی فقرا و صوفیائے کرام) اور بیشمار مقبولِ بارگاہ لم یزل پیدا ہوں گے اور قیامت تک یہ سلسلہ باقی اور جاری رہیگا۔ چنانچہ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ہوش میں آنے کے بعد بیعت محمدی کا سلسلہ جاری کیا اور ہزاروں کو دست مبارک سے مرید کیا۔ ان میں سے دو کو خلافت محمدی سے سرفراز کیا پہلے بزرگ حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنکی خلافت اور بیعت سے ملک عرب اور روم اور شام آباد ہے اور دوسرے حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کی بیعت و خلافت سے ملک ہند اور خراسان اور ایران اور طہران

بھی کبھی اپنا نام خطبہ میں شامل نہیں کیا۔ اور نہ ان چاروں خلفا کے بعد حضرت امام حسنؑ اور نہ حضرت امام حسین علیہ السّلام نے اور نہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا نام خطبہ میں لیا۔ لیا تو صرف یزید پلید نے خلافت اسلام سے الگ ہو کر اپنا نام لیا اور بنی اُمیّہ کے بعد جو بادشاہ اور حاکم ہوا اس نے بزور شمشیر اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا اس کے بعد دُنیا میں تمام بادشاہوں نے اپنے اپنے نام کا خطبہ پڑھنا شروع کر دیا اور انہی کے حکم سے عوام الناس نے ان بادشاہوں کو امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین لکھنا شروع کر دیا۔ اخیر میں خادم الحرمین الشریفین بھی بنا دیئے گئے اور عوام سادہ لوح یعنی جاہل لوگوں نے اسکو آئین دین مبین سمجھ لیا اور بادشاہوں کا خطبہ میں نام پڑھنا رکن عبادت سمجھ لیا۔ حالانکہ عبادت الٰہی میں سوائے سرور دو جہاں محمد رسول اللہ اور اہلبیت و اصحاب رسول اللہ اور کسی کا نام نہیں لیا جاتا

معلوم ہوا کہ اسی خلافت امامت اور ولایت کے حاملین کو صوفیا فقرا اور مشائخین شیخ و پیرو مرشد کہتے ہیں۔ اور اسی لئے بیعت ہر شخص کے لئے لازمی قرار پائی اور چونکہ یہ بیعت، بیعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرادف اور قائم مقام ہے اس سے انکار بیعت محمدی کے انکار کے برابر ہوگا۔ اسی لئے کسی کا قول مَن لَا شَيْخَ فَشَيْخُهُ الشَّيْطَانُ ضرب المثل بن گیا۔ اور جس کی نسبت سرمست بادۂ قیومی مولانا جلال الدین رومی قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا ہے

ہر کرا پیرے نہ باشد پیر او شیطاں بود خواجگی بے پیر بودن کار او ناداں بود

اسی مقصد کو دوسری جگہ زیادہ وضاحت کے ساتھ فرماتے ہیں

چوں تو ذات پیر را کردی قبول ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسولؐ

لہٰذا جس شیخ کا سلسلہ خلافت محمدی کے سلسلے سے ملا ہوا ہو اس سلسلہ میں شریک ہونے سے بلا عذر انکار کرنا موجب خسران و زیان ہے۔

اسی وجہ سے صوفیائے عظام اور مشائخین کرام بلا بیعت خلیفہ کہلانا اور بے پیر کے خواجگی کرنا پیروی شیطان اور کار نادان سمجھا کرتے ہیں۔ اور اسی خلافت بے بیعت کو خلافت یزیدیہ اور متابعت علمائے بے پیریہ کہا کرتے ہیں۔

جب تسلّط ہو ہانخہ میں مکّار کے — کیوں نہ ہو منصور لائق دار کے

جب کمینوں کو فلک دولت دیا — کیوں نہ وہ چاہیں گے قتل اولیا

یزیدی زمانے سے لے کے اب تک جو بھی علما، خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے کیوں نہ ہوں جو بھی علم کے غرور و نخوت کے سرور خود روی کے جاہ و جلال کے فخر میں مخمور اور بغض حسد و نفاق میں بھرپور ہو کے بیعت سے انکار کرتے ہیں اور بلا پیر کے خواجگی کے آثار پیدا کرتے ہیں اور اخلاق احمدی سے بیزار اور فقرا و مشائخین سے برسرِ پیکار رہا کرتے ہیں اور بیعت کو بیکار اُٹھان پیدا کر بیکا بیوپار اور بیعتی خلافت (یعنی مرید کرنے کی خلافت) سے انکار کرتے رہتے ہیں۔ وہ فقراء کے نزدیک علمائے یزیدیہ کہا بیہ کہے اور مانے جاتے ہیں۔ چونکہ یزید چاہتا تھا کہ میں دنیا کے لئے دینی خلافت پر بھی قبضہ پاؤں جس کے ذریعہ سے تمام مسلمانوں پر حکومت کروں چونکہ اُس وقت اسلام قریب قریب دنیا کے تمام حلقوں میں پہنچا ہوا تھا اور ہر جا چیدہ چیدہ مسلمان ہو کے زکوٰۃ و صدقات کا روپیہ مدینۂ منورہ پر پہنچایا کرتے تھے اور ایران و شام اور بیت المقدس و بصرے پر تو اسلامی گورنر بھی مقرر ہو گئے تھے اور بعد وفات حضرت معاویہؓ یزید پلید خود حاکم ملک شام ہو گیا تھا اور صرف دُنیا کے لئے دین سے ہاتھ دھو کر اسلام کا دشمن ہو گیا تھا۔

دُنیا میں حضور پُر نور حضرت آقائے نامدار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ ہجرت سے حکومت اور خلافت یعنی بادشاہت و امامت یعنی مملکت و نبوت مل کے مسلسل طور پر ۳۳ برس چار ماہ اچھی طرح چلی اور ۳۵ھ سے خلافت کا جھگڑا

حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ سے شروع ہوا اور یہ ہی جھگڑا اسّہ ۴۱ھ تک رہ کر خلافت اور حکومت کا مسئلہ حضرت علیؓ کی شہادت پر فیصل ہوا یعنی سنہ ۴۱ھ سے ظاہری خلافت و حکومت معرض التواء میں رہی جس کا سلسلہ سنہ ۶۱ھ یعنی بیس۲۰ سال تک جاری رہا۔ آخر شہادت حضرت امام حسینؑ کے بعد حکومت، بادشاہت، مملکت الگ اور خلافت امامت اور ولایت علیحدہ ہوئی۔ حکومت بادشاہت اور مملکت کے طرفدار نابکار دنیا کے طالب ہوئے اور خلافت امامت اور ولایت کے طرفدار دیندار اور دنیا سے نفرت کرنیوالے ہوئے۔ آج تیرہ سو سال سے یہی صورت قائم ہے۔ لیکن باوجود اس کے خلافت، امامت اور ولایت کو حکام بادشاہ اور ملک اپنے سے افضل ماننے پر مجبور رہے بزرگان مبایعین (یعنی پیری مریدی کرنیوالے حضرات) و خلفائے اہل باطن کی امامت کو اولیٰ یعنی بہتر سمجھا کرتے تھے سادات اور فقرا اور پیران عظام کی عزت کیا کرتے تھے۔ اور بزرگان اہل باطن کی جان و مال سے خدمت کیا کرتے تھے بلکہ ارباب ظواہر خواہ حکام ہوں خواہ بادشاہ خواہ شہنشاہ خدمتاً حسب استطاعت ان کی فضیلت کی علامت کے لئے ماہی (یعنی ماہانہ وظیفہ خرچ کے لئے) اور مراتب و نقارے اور نشان دیا کرتے تھے۔ اور ان کی گذر اوقات کے لئے انعامات ما آراضیات و جاگیرات و پرگنے اور دیہات دیا کرتے تھے جس کا ثبوت دنیا میں مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک باوجود صدہا حکومتوں کے تدخلے اور تجربے کے اب بھی موجود ہے۔ مشتے نمونہ از خروارے ہندوستان میں ایسا کوئی شہر اور کوئی ضلع، کوئی تعلقہ، کوئی پرگنہ اور کوئی قصبہ نہ ہوگا جہاں کوئی نہ کوئی مولی اللہ کی مزار شریف نہ ہوگی اور ان کی زندگی میں ان کو انعام و اکرام شاہان قدیم سے نہ ملا ہوگا جو انکی اولاد سے کچھ نہ کچھ آجتک باقی چلا آرہا ہے از ان جملہ بڑے شہروں میں بڑے بزرگوں کے نام ان کے پسماندگان کے لئے ابتک بڑے بڑے

جاگیرات و پرگنات وقصبات و دیہات بموجب تفصیل ذیل میں نے دیکھے ہیں۔
صاد بنام حضرت اخوندجی صاحبؒ پاک پٹن میں اور اسکے اطراف واکناف میں بنام
حضرت بابا شیخ فریدشکر گنج ؒ لاہور میں حضرت داتا گنج بخش کے نام، دہلی اور دہلی
کے اطراف و جوانب میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہیؒ کے نام اور حضرت
خواجہ نصیرالدین چراغ دہلیؒ کے نام اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ
کے نام اور اجمیر شریف میں عطای رسول خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی
سمرقندی بخاری سنجری ثم اجمیری قدس اللہ سرہ العزیز کے نام اور پیران کلیر میں حضرت
مخدوم علی احمد صابر کلیری چرم پوش رحمۃ اللہ علیہ کے نام اور مکن پور میں حضرت بدیع الدین
احمد زندہ شاہ مدار کے نام۔ احمد آباد میں حضرت موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ علیہ کے نام اور
تعلقہ فیروز آباد میں ضلع گلبرگہ پر حضرت خلیفۃ الرحمٰن رفاعی کے نام اور گلبرگہ شریف
میں حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہٗ کے نام اور کڑا لی پٹھنا
اسٹیٹ ساؤتھ واڑی میں حضرت قائم علی شاہ قدس سرہ گوڈر کے نام انعام ہے
اور اورنگ آباد میں تکیہ شریف حضرت بابا شاہ مسافر قدس سرہ العزیز کے نام
جاگیرات وانعام ہے اور مدراس پریسیڈنسی میں ترچناپلی میں اور نل گنڈہ میں اور
ناگور شریف میں اور اسلام پور سدا سیوگڈھ ضلع کارواڑ میں زمین انعام ہے اور
کوہ حضرت داداشاہ حیات قلندر پر اور سیلون سنگلدیپ پر سیدنا ابو البشر
حضرت آدم علیہ السّلام کے قدم گاہ کے لئے اور ناسک پر حضرت صادق شاہ حسینی قدس
سرہ العزیز کے عرس شریف کے لئے اور قندھار میں حضرت حاجی سیاں شاہ قدس
سرہ کے لئے ملک نظام میں اور اور مقامات پر جسکی تفصیل کے لئے بہت سا وسیع وقت
اور گہری تلاش اور ضخیم دفتر کی ضرورت ہے۔ ضلع ستارہ میں بھی بہت جگہ پیران
عظام کے نام انعامات مقرر ہیں مثلاً مسوڑ میں حضرت قاضی سید الہ شاہ ہاشمی ناگوری

ناگوری کے نام جاگیر وقف ہے۔ اس مختصر میں تفصیل کی گنجائش نہیں پشتہا پشت سے یہ انعامات جاری ہیں ہر بادشاہ نے اپنے آنے والے قائم مقام کے لئے ہدایت کی ہے اور ہر قائم مقام بادشاہ نے اس ہدایت پر قدم بقدم چلنے کو اپنے لئے فخر سمجھا انگریز جیسی غیر ملکی قوم کے بادشاہ نے بھی شاہان ہند کی دی ہوئی جاگیرات کو بدستور بحال رکھا ہے حالانکہ بالکل غیر اسلامی حکومت ہے۔ جانفروش سپاہی اور جانباز افسروں کو جو لڑائیوں میں اپنے سر دے کر اپنے ملک کے بادشاہ کے لئے غیر کا ملک فتح کر کے اپنے بادشاہ کا ملک اور خزانہ بڑھاتے ہیں اور بادشاہ کے جاہ وجلال اور شان وشوکت میں زیادتی کا باعث ہوتے ہیں اور شاہ، شاہ سے شہنشاہ بنتا ہے ان کو بھی ایسی بڑی بڑی جاگیریں اور انعامات نہیں دیئے جاتے نقیب ونقارے اور نشان ماہی مراتب سے سرفراز نہیں کیا جاتا جیسی جاگیریں ان حاملان خلافت محمدی کو دی جاتی ہیں ظاہر ہے کہ یہ انعامات واکرامات ولوازمات بمعاوضہ کشف وکرامات ملے ہیں صرف یہی ثبوت خلافت محمدی کے لئے کافی وافی ہے۔ ایسے خرق عادات وکشف وکرامات کے برکات ارباب ظواہر یعنی خوانی علماء اور نانی فضلا اور زبانی کملا میں نہیں ہوا کرتے قدیم سے انسان کو علم کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت صرف خدا دانی کے لئے ہے ورنہ عبادت کے لئے فرشتوں کے مقابلہ میں انسان سے ہوتا ہی کیا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

فرشتے صرف اسم پڑھا کرتے ہیں اور انسان مسمّٰی سے ملا کرتا ہے جسکی شان میں ظَلُوْمًا جَهُوْلًا آیا ہے اور اسی علم کی نسبت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُطْلُبِ الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ فِي الصِّيْنِ فرمایا ہے یعنی حاصل کرو علم اگر استاد علم کا چین میں رہتا ہے اور طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ۔ یعنی طلب علم فرض کیا ہے اللہ تعالٰے نے

ہر مرد مسلم اور عورت مسلمہ پر۔ ارشاد فرمایا ہے جس کا آغاز علم شریعت ہے اور انجام معرفت ہے۔ شریعت کے لئے ابجد خوانی کی یعنی الف بے تے ثے جیم حے خے ایک ایک حرف یاد کر کے پڑھنا، اسکو ابجد خوانی کہتے ہیں۔ ضرورت ہے تا قرآن وحدیث کا معائنہ ہو اور علم طریقت کے لئے ہوش وحواس کی ضرورت ہے جو فلسفۂ شریعت کو سمجھے اور علم حقیقت کے لئے جوش طبعی کی ضرورت ہے جو عمل کرے اور معرفت کے لئے عشق کی ضرورت ہے جو واصل ہو جائے۔ شریعت وجود ہے اور علم طریقت لباس ہے اور علم حقیقت خوراک ہے اور علم معرفت روح ہے۔ شہرت علم سے کہہ کے عوام اب صرف وجود وہ بھی برائے نمود رہ گیا ہے جس کے اوپر یزیدی صفت لہابی عقل لوگوں کا قبضہ ہو گیا ہے پہلے تو بھلا حکومت مسلمانوں میں فارسی دفتر دنیا کے لئے اور عربی عقبے کے لئے تھا تو ملا ملانوں کا پیٹ بھرا کرتا تھا اب حکومت برطانیہ میں دونوں ہاتھ جو عین تھے غین ہو گئے تو زرداروں اور برادروں کو باتوں سے بنا کر اپنے پیٹ کے لئے جا بجا مدرسے جاری کئے اور اس روحی خوراک ولباس (یعنی سلسلۂ پیری مریدی خلافت بیعت محمدی) کو چھوڑ کر صرف وجود کو قائم کر دیئے جسکی وجہ سے طالبعلموں میں یزیدیہ بولہابیہ خو آگئی۔ اور اب تو ایسی خو بو والے حشرات الارض جیسے ساری دنیا میں پھیل گئے اور جاہ وجلال اور شان وشوکت اور غرور نخوت اور وجاہت یعنی بزرگی وبڑائی اور بغض وحسد اور عجب وتکبر میں صرف زندگی دوروزہ میں عیش وعشرت، دولت وحشمت پانے کے لئے مبتلا ہو گئے۔ اور پہلے خود ہی بیعت نبوی اور خلافت محمدیؐ سے انکار کر کے سادات ومشائخین وصوفیائے مبایعین کے دشمن ہو گئے اور خود کے منہ سے العلماء ورثۃ الانبیاء کہہ کے میاں مٹھو کہلانے لگے۔ جب اس پر بھی قابو نہ چلا تو صرف خود غرضی کے لئے جس کی شمشیر میں زور دیکھا اس حاکم اور بادشاہ کو خوشامد سے امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین اول کہے اور بعد

لکھنے لگ گئے۔ اور جب اس کا رواج ہو کر رسم ہو گیا تو پھر اس رواج اور رسم کا آئین یعنی قانون مذہب ہو گیا اور پھر مذہب بھی ایسا کہ جسکو کوئی فرض کوئی سنت کوئی واجب اور کوئی لازم سمجھنے لگ گئے۔ ع بہ بیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا، جسکی وجہ سے صوفیاء فقراء و مشائخین خانہ نشین ہو کر گم ہو گئے اور جو پہلے خرق عادات اور کشف و کرامات کی گرم بازاری تھی سرد ہو گئی اور اب تو کالعدم سی یعنی نیست و نابود سی پائی جاتی ہے بیعت نبوی اور خلافت محمدی کی مخالفت پہلے یزید نے کی اس کے بعد اس کے ہاتھ پر بیعت کرنیوالے علماء نے کی جس کا سلسلہ اُن لوگوں میں مخالفت کی شکل میں اب تک باقی ہے لیکن آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت پر چلنے والے مشائخین عظام نے ان دشمنان خلافت محمدی اور بیعت نبوی کی دشمنی کو ناکام کر رکھا ہے وہ ہزار کوشش کرتے ہیں کہ خلافت و بیعت محمدی کا سلسلہ ختم ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ خود اپنی جاری کردہ سنت کا محافظ ہے یہ کسی کے مٹائے کیا مٹے گی انشاء اللہ یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہیگا اور اب وہ وقت قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ارباب ظاہر کی خلافت بلا بیعت کو دنیا سے ختم کر دے گا اور اہل اللہ اور اہل باطن کی بیعت نبوی و خلافت محمدی کو ہی عروج دے گا جسکی ابتدا اللہ تعالیٰ نے شروع کر دی ہے جن کی شان میں دراصل العلماء ورثۃ الانبیا آیا ہے۔ کسی شاعر رمز آشنا کا شعر ہے ؎

کہتے ہیں جسے علم وہ ہے ایک ہی نکتہ ؛؛ اِس رمز سے آگاہ اگر ہیں فقرا ہیں

چونکہ اسوقت ہزاروں ٹولے نکلے ہیں ان میں بہت سے ٹولے منکران نعمت بیعت و سنت نبوی اور خلاف دولت خلافت سرمدی و محمدی ہوئے ہیں اور خلافت بلا بیعت یعنے درخت بے ثمر و گل بے خوشبو کے شیدا ہوئے ہیں تو پھر ان میں خرق عادات و کشف و کرامات کیسے رہے گا جبھی تو دعا سے دل توڑ، اللہ کو چھوڑ اپنی اپنی عقل پر فدا ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے ایسے لوگوں سے علم معنوی۔ علم باطنی۔ علم لدنی

علم الیقین، علم الحق الیقین اور علم عین الیقین دور ہو گیا ہے اور علم نرید یہ نے فضلائے لہابیہ کو راہ حق سے دور پھینک دیا ہے۔

حقانی خلافت

حقانی خلافت تو دو شاخوں میں آچکی ہے یعنی اہل باطن کے بھی دو زمرے ہیں۔

(۱) پہلا رسول نما طریقہ جو مشائخین عظام میں آیا ہے اور

(۲) دوسرا مواحد نما طریقہ جو فقراؤں میں رواج پایا ہے۔

صوفیان عظام و مشائخان کرام جو رسول نما ہوتے ہیں وہ سنت نبوی کے پابند ہوتے ہیں اور جو صوفیائے کرام و فقرائے عظام موحد نما ہوتے ہیں وہ اکثر عالم محویت اور وجد و سرور میں رہتے ہیں اور اسی کیفیت میں اُن سے الفاظ خلاف شریعت نکل جاتے ہیں جنکو وہ رحم و کرم خداوندی کے سپرد کر دیتے ہیں

رسول نما بزرگوں میں وجودیہ اور شہودیہ دونوں ہوتے ہیں اور مواحد حضرات میں بھی دونوں ہوا کرتے ہیں۔ صوفیا میں ایک مسئلہ ہے جسکو واجب الوجود کہتے ہیں جس کے قایل شہودیہ حضرات بھی ہیں اور رواجاً نقشبندیہ بزرگوں کو شہودیہ اور قادریہ و چشتیہ صوفیوں کو وجودیہ کہا کرتے ہیں یہ دو مسئلے ہیں جنکو بڑے بڑے بزرگان دین فیض آگین اپنے مریدوں میں شرح و بسط کے ساتھ بیان فرماتے ہیں اصل مسئلہ تو صوفیوں کے نزدیک وحدۃ الوجود ہے جو وجودیہ بزرگوں سے تعلق رکھتا ہے جس کی شاخیں وحدۃ الوجود اور ممکن الوجود اور ممتنع الوجود ہیں اور چوتھی شاخ شاہد الوجود ہے اور سب کا صدر مسئلہ واجب الوجود ہے ایک ایک مسئلہ ایک ایک علم سے تعلق رکھتا ہے جسکو اہل شریعت و صاحب طریقت و عالم حقیقت و واقف معرفت خوب اچھی طرح سے جانتے اور اپنے اپنے خلفا سے بیان کرتے ہیں یہ دونوں شاخیں خواجہ حسن بصریؓ سے حضور سرور کائنات تک پہنچی ہیں

خواجہ حسن بصریؓ سے نیچے دو شاخیں ہوتی ہیں پہلی قادریہ اور دوسری چشتیہ چونکہ حضرت خواجہ حسن بصریؓ کے دو خلیفہ ہوئے ہیں۔ خواجہ حبیب عجمی اور دوسرے خواجہ عبدالواحد بن زید علیہ الرحمۃ حضرت حبیب عجمیؓ سے قادریہ سلسلہ کے بزرگ وابستہ ہوتے ہیں اور حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید سے چشتیہ سلسلہ کے بزرگ ملا کرتے ہیں اور نیز ان دونوں بزرگوں حضرت خواجہ حبیب عجمی اور حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید سے ہفت طریق و ہفتاد گروہ جاری ہوئے ہیں مگر قادریہ چشتیہ سلسلوں سے تمام ملکے حضرت خواجہ حسن بصری کے ذریعہ سے صرف حضرت علیؓ اور حضرت علیؓ سے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملا کرتے ہیں۔

دنیا کے تمام شجرے دیکھ لو اور تحقیق کر لو تینوں صحابی حضرت عثمان غنیؓ حضرت عمرؓ اور حضرت ابا بکر صدیقؓ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین خلافت الٰہیہ میں محسوب ہیں جس کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچکر آپ سے حضرت ابا بکر صدیق اور آپ سے حضرت عمرؓ کو اور آپ سے حضرت عثمانؓ کو پہنچکر منتہی ہوگیا۔ لیکن وہ خلافت مخصوصہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی وہ خلافت آپ نے صرف حضرت علی شیر خدا کو مرحمت فرمائی اور حضرت علیؓ نے مذکورہ بالا دو حضرات خواجہ حبیب عجمی اور خواجہ عبدالواحد بن زید کو اور حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ اپنے دونوں صاحبزادوں کو عطا فرمائی ان حضرات میں سب سے پہلے حضرت علیؓ نے قاضی شریح کو خلافت دی تھی لیکن انکا حضرت علیؓ کے سامنے ہی انتقال ہوگیا۔ اور دونوں صاحبزادوں کو یزید پلید نے جام شہادت پلا دیا باقی صرف خواجہ حسن بصری رہے جن سے خلافت محمدیہ کا سلسلہ باقی ہے۔ خواجہ حسن بصری کے دو خلیفہ تھے ان میں سے دوسرے خلیفہ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید سے دو طریقے جاری ہوئے۔ قادریہ اور چشتیہ اور ان دونوں سے ہفت طرائق (۱) رفاعیہ (۲) جلالیہ (۳) مداریہ (۴) سہاگیہ (۵) چشتیہ یعنی غوریہ (۶) نقشبندیہ اور (۷) واں پر ائیہ اور ہفتاد گروہ پیدا ہوئے ہیں

جن سب کا سلسلہ حضرت علیؑ کے ذریعہ سے حضرت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تک ملتا ہے یہی ایک بڑا ثبوت خلافت محمدیہ کا ہے یہ وہ خلافت ہے کہ پہلے اسکے خلیفہ اللہ تعالےٰ بناتا تھا اور اب خلافت محمدی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ امتی خلیفہ بناتے ہیں یہ وہ خلافت ہے کہ پہلے زمانہ میں ایک ہزار سال کے بعد ایک خلیفہ کا دور آیا کرتا تھا اور اب اس خلافت محمدی میں ایک ہزار، ایک سو، ایک ماہ، ایک عشرہ ایک ہفتہ یا ایک دن تو درگذر اُمتِ محمدی کا ایک خلیفہ محمدی ایک ایک گھڑی میں کئی کئی خلیفہ بنا سکتا ہے۔ اور یہی وجہ سے اس اُمت کا نام خیر الامم قرآن شریف میں آیا ہے یہ وہ خلافت ہے جسکو حضرت شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین نے میدان بطحا میں حضرت علیؑ کو اپنا ولی وصی فرمایا۔ یہ وہ خلافت ہے جو باوجود یزیدی دشمنی کے قائم رہی اور ایسی وسعت وقوت کے ساتھ کہ دُنیا کے گوشہ گوشہ میں اس کے حامل موجود ہیں اور اس دائرۂ خلافت محمدی اور بیعت نبوی کو بڑھاتے ہی جا رہے ہیں یہ شرف اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی حاصل ہے کہ جو کام اللہ تعالےٰ کرتا تھا وہ اس نے اپنے پیارے رسولؐ کو دیا اور رسول اللہ نے اپنی پیاری اُمت کو سپرد کیا اس طرح یہ سلسلۂ خلافت روزانہ بڑھتا رہیگا اور قیامت تک باقی رہے گا اور خرق عادت وکشف وکرامت اُمت محمدیؐ کے ہر متبع شریعت اور پابند طریقت کو حاصل رہے گی۔ سبحان اللہ وبحمدہ وسبحان اللہ العظیم

ذکر

ذکر عربی لفظ ہے لغت میں اس کے معنی ہیں یاد کرنا اور صوفیائے کرام کی اصطلاح میں اسکے معنے ہیں تمام عالم سے الگ ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور ایک دھیان سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا بمصداق آیہ کریمہ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا (سورۂ مزمل) اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو اور سب سے الگ ہو کر اسی کے ہو رہو۔ ذکر نفی اثبات کے چار طریقے ہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو ذکر نفی اثبات کہتے ہیں (۱) قادریہ جلی (۲) ضرب خفی (۳) پاس انفاس خفی (۴) حبس دم خفی **ذکر قادریہ جلی**۔ مرید خدمت شیخ میں چار زانو بیٹھے اگر مرید خدمت شیخ میں حاضر نہیں ہے تو پھر شیخ کو سامنے تصور کرے اور بلند آواز سے کہے حَسْبِيْ رَبِّيْ جَلَّ اللّٰهُ مَا فِيْ قَلْبِيْ غَيْرُ اللّٰهِ نُوْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اگر مجلس میں مرید زیادہ ہوں تو مرید حلقہ بنا کر بیٹھیں اور سب کے سب ہمنوا ہوں اور بلند آواز سے یہ ذکر کریں:- (۱) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ گیارہ مرتبہ پڑھو (۲) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ گیارہ مرتبہ پڑھو (۳) شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ گیارہ مرتبہ (۴) درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ۱۱ مرتبہ۔ اس کے بعد ذکر کرنا آنکھ بند کرکے۔ ایک یا دو منٹ ذکر ہونے کے بعد گیارہ مرتبہ پھر اس درود شریف کو پڑھنا (ذکر یہ ہے) (۵) اَللّٰهُ حَقٌّ (۶) حَيٌّ قَيُّوْمٌ

اس کے بعد یہ سلام پڑھنا

یا نبی یا نبی یا نبی السلام السلام یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا نبی یا نبی یا نبی مدد کیجئے گا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

یا علی یا علی یا علی السلام السلام یا علی رضی اللہ عنہ یا علی یا علی یا علی مدد کیجئے گا یا علی رضی اللہ عنہ

یا حسن یا حسن یا حسن السلام السلام یا حسن رضی اللہ عنہ یا حسن یا حسن یا حسن مدد کیجئے گا یا حسن رضی اللہ عنہ

یاحسین یاحسین یاحسین السلام السلام یاحسین رضی اللہ عنہ یاحسین یاحسین یاحسین مدد کیجئے گا یاحسین رضی اللہ عنہ

یاغوث یاغوث یاغوث السلام السلام یاغوث رضی اللہ عنہ یاغوث یاغوث یاغوث مدد کیجئے گا یاغوث رض

یاخواجہ غریب نواز یاخواجہ غریب نواز یاخواجہ غریب نواز السلام السلام یاخواجہ غریب نواز رض

یاخواجہ غریب نواز یاخواجہ غریب نواز یاخواجہ غریب نواز مدد کیجئے گا یاخواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

یاحاجی ملنگ یاحاجی ملنگ یاحاجی ملنگ السلام السلام یاحاجی ملنگ رضی اللہ عنہ

یاحاجی ملنگ یاحاجی ملنگ یاحاجی ملنگ مدد کیجئے گا یاحاجی ملنگ رضی اللہ عنہ

یابندہ نواز خواجہ یابندہ نواز خواجہ یابندہ نواز خواجہ السلام السلام یابندہ نواز خواجہ رض

یابندہ نواز خواجہ یابندہ نواز خواجہ یابندہ نواز خواجہ مدد کیجئے گا یابندہ نواز خواجہ رضی اللہ عنہ

یانبی رضا یانبی رضا یانبی رضا السلام السلام یانبی رضا رضی اللہ عنہ یانبی رضا یانبی رضا یانبی رضا مدد کیجئے گا یانبی رضا

یاشکور یاشکور یاشکور السلام السلام یاشکور مدظلہ العالی یاشکور یاشکور یاشکور مدد کیجئے گا یاشکور

یاستار یاستار یاستار السلام السلام یاستار رضی اللہ عنہ یاستار یاستار یاستار مدد کیجئے گا یاستار

یانوری یانوری یانوری السلام السلام یانوری رضی اللہ عنہ یانوری یانوری یانوری مدد کیجئے گا یانوری رضی اللہ عنہ

یامحمود یامحمود یامحمود السلام السلام یامحمود مدظلہ العالی

یامحمود یامحمود یامحمود مدد کیجئے گا یامحمود مدظلہ العالی

حضرت کے خلیفہ

حضرت پیر قربان علی شاہ صاحب

قادریہ چشتیہ محمودیہ صدر الدین پوری

ناریل باڑی ٹانک بندر سنت جماعت

قبرستان ممبئی نمبر ۱۰

حضرت کے سجادہ نشین

حضرت سید عبدالرشید شاہ صاحب قاضی

قادریہ چشتیہ محمودیہ رئیس کٹھاڑ ضلع تھانہ

ناریل باڑی ٹانک بندر سنت جماعت

قبرستان ممبئی نمبر ۱۰